بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲/۳۷ | اتوار ۷ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ۱۹ احسان ۱۳۶۲ ہش ۱۹ جون ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۳۹
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۸ احسان/جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت ناساز چلی آ رہی ہے"۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

★ احباب جماعت اور مہمان دوستوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی اجتماعی ملاقات

خدا کی طرف سے نفرت کی تعلیم نہیں ہو سکتی وہ تو سراسر محبت کا پیغام دیتا ہے

نوعِ انسانی سے نفرت کا کوئی ایک واقعہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نہیں ملتا

سب سے آسان رستہ احمدیت کو پرکھنے کا یہ ہے کہ خدا سے دعا کریں اور اس سے فیصلہ چاہیں

قیامت کے دن یہ عذر کہ ہمیں علم نہیں اور ہماری محرومی کا ذمہ دار کوئی اور ہے ہرگز نہیں چلے گا

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد اختر صاحب۔ رکن صیغہ زود نویسی ربوہ

مورخہ ۱۰ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش (۱۰ فروری ۱۹۸۳ء) کو ضلع شیخوپورہ سے آئے ہوئے احباب نے جن میں قریباً ۶۲ مہمان دوست بھی تھے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجتماعی ملاقات کی۔ اس موقعہ پر حضور نے جو ارشادات فرمائے، انہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

حضور نے مہمان دوستوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

"مذہب پر سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ اس کے نام پر نفرت پھیلائی جائے۔ اس سے بڑی بیوقوفی اور اس سے بڑا ظلم اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس کے نتیجے میں دنیا میں ہمیشہ دہریت پھیلی ہے۔ اشتراکیت کے علاقے میں کروڑہا آدمی (اب تو ان کی تعداد ایک ارب سے بھی زائد ہو گئی ہے) کلیتہً دہریہ ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائی دنیا، جہاں سے یہ لوگ آئے، اس کے نام لیواؤں اور پادریوں نے مذہب کے نام پر جھوٹ بولنا اور ظلم کرنا شروع کر دیا جب یہ صورتِ حال ہو تو انسان سوچتا ہے کہ وہ خدا جس کے نام پر خود اس کے بندوں پر ظلم کئے جا رہے ہوں وہ کیسا ہوگا؟ پھر وہ یقین کر لیتا ہے کہ مذہب تو صرف قصے اور کہانیوں کا نام ہے۔

ہماری سوسائٹی

کا بھی آجکل یہی حال ہے بعض لوگ مسجدوں میں اللہ اور اللہ کے رسولؐ کا نام لے کر نفرت کی تعلیم دیتے ہیں۔ اب سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایک ہی ماں کے بیٹے ہوں اور ایک بیٹا اپنی ماں کے نام پر دوسرے بیٹوں کے قتل و غارت کی تعلیم دے، کوئی معقول آدمی اس بات کو مانے گا کہ اس کی ماں نے ایسا کہا ہے؟ اگر واقعتہً ایسا ہو تو پھر وہ سوتیلی ماں ہوگی، حقیقی نہیں ہو سکتی۔ اسلئے دو ہی صورتیں ممکن ہیں۔ یا وہ

دردمندانہ درخواست دعا

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب۔ وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ

خلافت احمدیہ کے ہر دور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاص تائیدات اور نصرت سے نوازا اور بارگاہِ الٰہی کی نوازشات کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور احباب جماعت کے ایمانوں کو نئی تازگی بخش رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ اندرون و بیرون پاکستان کو غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی ہے اور بیرونِ پاکستان کی جماعتیں بڑی تیزی کے ساتھ مالی قربانی میں پیش قدمی کر رہی ہیں۔ جہاں جماعتیں نہیں وہاں فرداً فرداً احباب ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مختلف تحریکات میں حصہ لے رہے ہیں۔ لازمی چندہ جات کی تشخیص پہلے سے بہت بہتر ہو گئی ہے۔ تحریک جدید، جوبلی فنڈ، بیوت الحمد منصوبہ، امریکن مراکز و مساجد فنڈ، کینیڈین مراکز و مساجد فنڈ اور آسٹریلیا مرکز فنڈ کے لئے بہت سے مخلصین نے فاستبقوا الخیرات کے تحت نمایاں اور بڑی رقوم کے وعدے کئے ہیں اور بعض نے باوجود غربت کے اپنی استطاعت بلکہ اس سے بڑھ کر وعدے لکھوائے ہیں۔ ان تحریکات کی کامیابی اور وعدہ کنندگان کو اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق محض دعاؤں سے ہی ممکن ہے پس خاکسار احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا کرتا ہے کہ رمضان المبارک کی خصوصی دعاؤں میں جملہ امراء و مبلغین کرام۔ صدر صاحبان اور عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان اور مالی جہاد کے سب مجاہدین کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین اور مقبول قربانی کی توفیق بخشے۔ ان کو اپنے وعدے جلد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ان کے رزق میں مزید فراخی عطا کرے۔ ان کی قربانی اور خدمت کی توفیق کو بڑھاتا چلا جائے۔ سعادت دارین عطا کرے اور ہر قسم کی مشکلات اور دکھوں سے نجات بخشے اور یہ اپنے مولا سے راضی رہیں اور ان کا رب ان سے راضی ہو۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود جھوٹا ہے یا پھر جس کے نام پر یہ تعلیم دے رہا ہے وہ جھوٹا ہے۔ لیکن چونکہ ہر آدمی میں سوچنے کی اہلیت نہیں ہوتی اس لئے عموماً لوگ مذہبی راہنماؤں کی نفرت کی تعلیم سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ یہ نہیں سوچتے کہ مذہبی راہنما بگڑ گئے ہیں بلکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مذہب کی بنیادیں ہی خراب ہیں اور جس کا نام لیا جا رہا ہے وہ سب غلط ہے۔

اس لئے آج قوم کو سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے کہ اگر تم خدائے واحد کی طرف منسوب ہوتے ہو تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا کی طرف سے نفرت کی تعلیم نہیں ہو سکتی وہ تو سراسر محبت کا پیغام دیتا ہے۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہارا تعلق ہے تو پھر یہ بھی یاد رکھو کہ آپؐ کا نام قرآن کریم میں رحمۃ للعالمین آیا ہے۔ نوع انسان سے نفرت کا کوئی ایک واقعہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نہیں ملتا۔ آپؐ نے اپنے دشمنوں تک کو بھی کبھی نفرت کی آنکھ سے نہیں دیکھا اور اپنی طرف منسوب ہونیوالوں سے تو معاملہ ہی بالکل الگ ہے۔ ایک حیرت انگیز جذبۂ رحمت اور جذبۂ شفقت آپؐ کے اندر موجزن تھا۔

ایک غزوہ سے واپسی پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ قیام فرمایا۔ اس موقع پر عبداللہ بن ابی بن سلول نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک ایسی خطرناک بات کہی جسے کوئی مسلمان بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا لیکن

حضورؐ کی سیرت کا صحابہؓ پر ایسا اثر تھا

کہ سارا لشکر اسلام اس کو برداشت کر گیا۔ حالانکہ سب کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے اس نے کہا کہ مدینہ پہنچنے پر میں جو معزز ترین انسان ہوں (نعوذ باللہ) ذلیل ترین انسان کو جس سے اس کی مراد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے، مدینہ سے نکال دوں گا۔ یہ ایسی خبیثانہ بات تھی جو دلوں کو مشتعل کر سکتی تھی اور سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کو مشتعل کر سکتی تھی۔ اس کے باوجود ایک تلوار بھی اس کے خلاف نہیں اٹھی۔ صحابہؓ غم سے نڈھال ہو گئے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں اُسے کچھ نہیں کہا۔ عبداللہ بن ابی سلول کے بیٹے کو اس واقعہ کا علم ہوا تو اس نے حضورؐ سے اپنے باپ کے خلاف کچھ کہنے کی اجازت چاہی لیکن حضورؐ نے اسے بھی منع فرما دیا۔ لیکن یہ بات اس کے دل میں کھولتی ضرور رہی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ باقی صحابہؓ کا کیا حال ہوا ہوگا۔ جب لشکر اسلام مدینہ میں داخل ہونے لگا تو عبداللہ کا بیٹا حضورؐ کی اجازت کے بغیر از خود تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور باپ کا راستہ روک لیا۔ اس نے باپ سے یہ کہا کہ تم نے جو حرکت کی ہے میں اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے جبتک تم اپنی زبان سے یہ اعلان نہ کرو کہ میں دنیا کا سب سے ذلیل انسان ہوں اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب سے معزز انسان ہیں، اسوقت تک میں تمہیں شہر میں داخل نہیں ہونے دوں گا۔ اور اگر اس اقرار کے بغیر تم نے داخل ہونے کی کوشش کی تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا چنانچہ عبداللہ بن ابی بن سلول نے یہ اعلان کیا تو اس کے بیٹے نے اسے شہر میں داخل ہونے کی اجازت دی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپؐ نے اسے بھی پسند نہیں فرمایا کہ بیٹا اپنے باپ پر اس طرح سختی کرے۔

یہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوصلہ، آپؐ کی وسعتِ قلبی، آپؐ کا احسان اور آپؐ کا رحمۃ للعالمین ہونا۔ یہ سلوک ایسے کھلے دشمنوں کے ساتھ تھا جو دشمنی میں اس قدر بڑھ گئے کہ گندی گالیوں پر اتر آئے۔ اسی طرح اپنے ماننے والوں کو بھی آپ نے اسی قسم کے حلم اور بردباری کی تعلیم دی۔

اس کے بالمقابل

یہاں یہ حال ہے

کہ چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر مشتعل کیا جاتا ہے کہ فلاں کو قتل کر دو۔ فلاں کو ختم کر دو۔ ان کے گھروں کو آگ لگا دو۔ سوچنے والی بات ہے کہ کبھی نور سے بھی اندھیرا پھوٹا ہے؟ یہ تو بالکل ویسی ہی بات ہے کہ رات ہو جانے پر کوئی کہہ دے کہ رات پڑ گئی ہے کیونکہ سورج نکل آیا ہے۔ ہر آدمی کہے گا پاگل ہو کبھی سورج سے بھی رات نکلی ہے؟ لیکن یہاں بالکل یہی ہو رہا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کسی میں یہ اتنی اخلاقی جرأت نہیں کہ وہ ایسے لوگوں سے کہے کہ تم دن کا نام لے رہے ہو یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔ اور کہتے ہو کہ نفرت کی یہ رات وہیں سے پھوٹی ہے۔ خدا کا خوف کرو۔ وہ وجود جس کو خدا نے تمام عالمین کے لئے رحمت بنایا ہے اس کی طرف تم یہ ظلم منسوب کر رہے ہو؟ آپؐ کے نام پر مذہب میں جبر کی تعلیم دے رہے ہو؟ یہ تو نہیں ہو سکتا، اتنی واضح بات ہے کہ جس طرح کوئی موت کا نام زندگی رکھ دے اور زندگی کا نام موت رکھ دے۔ اس کے لئے تو کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ شاید جھوٹ بول رہا ہے۔ صاف نظر آتا ہے کہ زندگی الگ چیز ہے۔ موت الگ چیز ہے۔ اسی طرح روشنی الگ چیز ہے اور اندھیرا الگ چیز ہے۔ اس کے باوجود مذہب کے نام پر مظالم دنیا میں چل رہے ہیں۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا تو یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ آپؐ سفر میں تھے تو ایک پرندے کی آواز آئی۔ آپ لوگوں نے لاکھوں پرندوں کی آوازیں سنی ہیں لیکن کبھی خیال بھی نہیں ہوا ہوگا کہ وہ خوش ہیں یا غمگین۔ لیکن حضور کی طبیعت میں اتنی نفاست، اتنی باریکی اور ہر زندگی کے لئے اتنا احساس پایا جاتا تھا کہ آپؐ نے اس پرندے کی آواز میں غم اور بے چینی محسوس کی۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس پرندے کی آواز میں بے چینی ہے۔ پتہ کرو اسے کیا دکھ پہنچا ہے؟ صحابہ نے پتہ کیا تو معلوم ہوا کسی نے گھونسلے سے اس کے بچے نکال لئے ہیں اس درد کی وجہ سے بچوں کی ماں چیخیں مار رہی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا ابھی جاؤ اور بچے واپس گھونسلے میں رکھواؤ۔ تب حضورؐ کو چین نصیب ہوا۔

ایسی رحمت کا سرچشمہ ہو اور اسی کے نام پر مساجد میں دن رات نفرت کی تعلیم دی جا رہی ہو، گالیاں دی جا رہی ہوں، اور ایک دوسرے کے خلاف بے بنیاد باتیں پھیلائی جا رہی ہوں اور ساری قوم سوئی رہے، اس کو کوئی غیرت نہ آئے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ غیرت سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایسا کرنے والوں کو زدوکوب کیا جائے۔ غیرت یہ ہے کہ ان کو کہا جائے کہ

خدا کا خوف کرو۔

ایسی باتیں کر کے تم خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کر رہے ہو۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ خدا کے نام پر، اس کا نام پڑھ کر اس کے بندوں کی طرف تیر چلائے جا رہے ہیں۔

پس تقویٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ایسی باتیں نہ کی جائیں۔ جب تک قوم تقویٰ اختیار نہیں کرتی اس وقت تک وہ اللہ کی رحمت کی توقع نہیں رکھ سکتی۔ معاشرے کی حالت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ اتنی گندگی، بے حیائی اور فساد پھیل چکا ہے کہ اب معاملہ قابو میں نہیں رہا۔ آخر اللہ کو امت مسلمہ کی پرواہ کیوں نہیں رہی؟ اس لئے ہی کہ اس میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ جب قوم نے اپنی بنیادیں ہی اکھیڑ دی ہوں اور تقویٰ سے خالی ہو گئی ہو تو پھر اللہ کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اس پر رحم کرے اور اس کی فکر کرے۔ خدا کا رحم تب نازل ہوتا ہے جب قوم تقویٰ پر قائم ہو۔

اب میں آپ کو اختلافات کے حل کا ایک ایسا آسان طریق بتاتا ہوں جس سے بہتر کوئی طریق نہیں ہے۔ اگر خدا نے کسی کو بھیجا ہے تو سب سے زیادہ اس بات کا علم خود اسکو ہے۔ اور اگر اس نے نہیں بھیجا، تب بھی وہی جانتا ہے۔ اس لئے خدا سے کیوں نہیں پوچھتے کہ یہ دعویدار سچا ہے یا نہیں؟ کیا زید یا بکر کو زیادہ پتہ ہے کہ اس دعویدار کو خدا نے بھیجا ہے یا نہیں؟ سیدھی اور دوٹوک بات ہے کہ خدا جو علام الغیوب ہے اس سے پوچھ لیا جائے۔

ایک شخص دعوے کرتا ہے کہ میں وہی ہوں جس کو خدا نے بھیجنا تھا۔ میں نے ایک جماعت قائم کر دی ہے اور اسے نیکی کے رستوں پر چلا دیا ہے لیکن آپ

لوگ بے فکر ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں

کہ مولوی صاحب کہتے ہیں یہ شخص جھوٹا ہے اس لئے فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آج تک کسی مذہب نے یہ تعلیم دی ہے کہ جب لوگ مر جائیں گے تو وہ مولوی یا پنڈت کو خدا کے سامنے پیش کریں گے کہ اے خدا! ہم نے تیرے بھیجے ہوئے کو اس لئے نہیں مانا تھا کہ مولوی صاحب یا پنڈت صاحب نے کہا تھا کہ نہ مانو اور خدا اس عذر کو قبول کرے گا۔ خدا نعوذ باللہ من ذالک نادان تو نہیں کہ اس قسم کے بہانوں کو مان لے۔ قرآن کریم میں بڑے واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگ کہیں گے کہ اے خدا! یہ ہیں ہمارے بڑے لوگ جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا اور ہمیں ہدایت قبول کرنے سے باز رکھا تھا اس پر خدا فرمائے گا تم دونوں جہنمی ہو۔ گمراہ کرنے والے اور بھڑکانے والے بھی اور ان کے پیچھے چلنے والے بھی۔

پس جس حالت میں کہ قرآن کریم یہ اعلان کر رہا ہے تو پھر ساری قوم کو یہ اطمینان کیسے ہوگا کہ چونکہ مولوی کہتے ہیں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں اس لئے نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ عذر کہ ہمیں علم نہیں ہے اس لئے ہم قیامت کے دن کسی مولوی کو پیش کر دیں گے ہرگز نہیں چلے گا۔ قرآن اور حدیث سے کوئی عذر ثابت نہیں ہے۔ پس اگر مولوی صاحبان کی گواہی قبول ہو جائے گی اور ان کی سفارش آپ کو بچائے گی تو آپ بے شک ان کے پیچھے چلیں۔ لیکن اگر ان کی گواہی قابل قبول ہی نہ ہو تو پھر انکے پیچھے کیوں چلتے ہیں؟ بعض لوگوں نے اپنی طرف سے اس قسم کی باتیں بنائی ہوئی ہیں کہ ہماری بات خدا کے سامنے بھی چلتی ہے۔ بعض پیر کہہ دیتے ہیں کہ آپ فکر نہ کریں، قیامت کے دن ہماری سفارش کام آئے گی۔ مگر یہ سب جھوٹی باتیں ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک پیر صاحب کسی زمیندار کے پاس گئے اور اس سے کہا تم نے گناہ بخشوانے ہیں؟ اس نے کہا کیوں نہیں ضرور بخشوانے ہیں۔ پیر صاحب نے کہا کہ پھر تمہیں پل صراط کا کوئی خطرہ نہیں؟ اس نے کہا خطرہ تو بہت ہے، لیکن کیا کیا جائے؟ پیر صاحب نے کہا سیدھی اور آسان بات ہے کہ تم میرے پیچھے چلو تو پل صراط سے بآسانی گزر جاؤ گے ورنہ پل صراط عبور نہیں کر سکو گے۔ زمیندار نے کہا پھر کیا کروں۔ پیر صاحب نے کہا تمہاری بھینس بڑی اچھی ہے۔ یہ مجھے دے دو تو پل صراط میں ٹپا دوں گا یعنی عبور کرا دوں گا چنانچہ دونوں کا سودا ہو گیا۔ زمیندار کی بھینس اچھی پلی ہوئی اور مضبوط تھی۔ اس نے بھینس کو اچھی غذا دے کر اور اس کا اپنا دودھ پلا کر اسے خوب موٹا تازہ کیا تھا (بعض لوگ شوق سے بھینس کو اس کا اپنا دودھ پلا کر خوب مضبوط کر لیتے ہیں) پیر صاحب نے بھینس کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن اس نے تو انہیں اپنے قریب بھی نہ پھٹکنے دیا۔ اس پر پیر صاحب نے زمیندار سے کہا کہ اگر تم نے واقعی بغیر کسی خطرے کے پل صراط پار کرنا ہے تو پھر بھینس خود میرے گھر جا کر چھوڑ آؤ۔ زمیندار بے چارہ بڑا سادہ تھا بھینس کو لے کر پیر صاحب کے ساتھ چل پڑا رستے میں کھالا پڑتا تھا بھینس اور زمیندار بآسانی اسے عبور کر گئے لیکن پیر صاحب بیچ میں گر پڑے۔ زمیندار نے وہیں سے بھینس کو واپس موڑتے ہوئے کہا پیر صاحب! "تہاڈے کولوں کھالا تے ٹپیا نئیں جاندا تے پل صراط کتھوں ٹپا دو گے" یعنی چھوٹا سا کھالا تو تم عبور نہیں کر سکے، ہمیں پل صراط کیسے عبور کرا سکو گے؟

قرآن کریم بھی یہی بات بیان کرتا ہے کہ ان کے اپنے بوجھ تو ان سے اٹھائے نہیں جاتے تمہارے بوجھ کس طرح اٹھا سکیں گے۔ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں، گناہوں میں دن رات ملوث ہیں اور اپنے نفس کی حرص میں مبتلا ہیں اور دعوے یہ کر رہے ہیں کہ تمہیں بھی حرص سے آزاد کریں گے اور تمہارے گناہ اٹھا لیں گے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے فرماتا ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (فاطر آیت: ۱۹) کہ قانون یہی ہے کہ کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گی۔

پس

سب سے آسان رستہ

یہ ہے کہ خدا سے دعا کریں اور اس سے فیصلہ چاہیں۔ آپ کو جلدی فیصلہ کرنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں کوئی پتہ نہیں کس وقت بلاوا آجائے۔ بعض دفعہ گھر چلتے ہوئے آدمی دم توڑ دیتا ہے اور بعض دفعہ اٹھتے بیٹھتے جان نکل جاتی ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب واقعۃً خدا کی طرف سے ہیں تو مرنے سے پہلے پہلے آپ کو فیصلہ کرنا پڑیگا۔

یہ ایسی بات نہیں ہے کہ کہہ دیا جائے "کوئی فرق نہیں پڑتا سب کچھ ٹھیک ہے" دنیا میں تو انسان سمجھتا ہے کہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن آگے جا کر معاملہ ٹھیک نہیں رہے گا۔ اگر قادیان سے اٹھنے والی آواز سچی ہے تو ہر ایک اس بارہ میں پوچھا جائے گا۔ اگر اس آواز میں کوئی سچائی نہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن یہ فیصلہ کہ یہ دعویدار سچا نہیں، آپ نے از خود کیسے کر لیا؟ نہ آپ کے پاس علم ہے، نہ آپ کو تحقیق کا موقع ملا۔ آنکھیں بند کر کے کسی کی باتوں پر اعتبار کر لیا اور سمجھ لیا کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور یہ خیال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ دنیا کے لحاظ سے انسان اپنے آپ کو ٹھیک سمجھتا ہے۔

اس لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ اے خدا اگر مذہب کے نام پر نفرتیں پھیلانے والے سچے ہیں تو پھر قرآن کی تعلیم اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اس سے مختلف کیوں نظر آتا ہے جو یہ پیش کر رہے ہیں؟ اور جن کو یہ لوگ جھوٹا کہہ رہے ہیں اگر وہ سچے ہیں تو پھر تو ہماری راہنمائی فرما تا کہ ہم بھی اس راہ کو اختیار کر کے اپنی عاقبت سنوار لیں۔ اگر آپ دیانتداری اور تقوے سے یہ دعا کریں، تو جس خدا سے آپ مدد مانگیں گے۔ وہ کس طرح آپ کی غلط راہ نمائی کر سکتا ہے دل میں نیکی، تقوے، اخلاص اور خوفِ خدا ہو تو پھر

خدا ضرور راہ نمائی کرتا ہے

آدمی دیانتداری سے دعا کرے کہ اے خدا! موت بھی تو نے ہی دینی ہے، اٹھانا بھی تو نے ہے اور پھر حساب بھی تو نے ہی لینا ہے، میں عاجز اور لاعلم آدمی ہوں، تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے ہدایت دے اور ہدایت دینے کے بعد طاقت اور ہمت بھی دے کہ مخالفتیں برداشت کر سکوں جو آدمی سچے دل سے یہ دعا کرے گا ناممکن ہے کہ خدا اس کو ہدایت نہ دے۔

کہتے ہیں

سو سنار کی ایک لوہار کی

سو جھگڑے ایک طرف اور یہ ایک بات ایک طرف سب جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے یہی ایک بات کافی ہے کہ آپ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سے راہ نمائی حاصل کریں۔ اس سے رحم طلب کریں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ دنیا کے حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے جتنی جلدی امن میں آسکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

نماز ظہر میں ابھی چند منٹ باقی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی دوست کچھ کہنا چاہتے ہوں یا کوئی بات پوچھنا چاہتے ہوں تو اجازت ہے۔

چنانچہ بعض دوستوں نے حضور سے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے ان سب کو دعا دی۔

رمضان المبارک کے دوران ربوہ میں درس قرآن وحدیث

ربوہ: ۱۸ احسان/جون۔ مرکز سلسلہ عالیہ ربوہ میں ماہ رمضان المبارک کے دوران عبادات اور درس قرآن وحدیث کا سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ کو بعد نماز عصر حضور ایدہ اللہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی پر معارف تفسیر بیان کر کے درس القرآن کا افتتاح کیا اس کے بعد ۳ رمضان المبارک تک محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے سورۃ فاتحہ سے آل عمران رکوع ۹ تک قرآن مجید کا درس دیا۔ بعد ازاں ۴ رمضان المبارک جمعرات کے دن سے محترم مولانا غلام باری سیف صاحب نے درس قرآن مجید کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے وہ سورۃ المائدہ تک درس دیں گے درس قرآن نماز عصر کے بعد مسجد مبارک میں ہوتا ہے مگر استثنائی طور پر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد مسجد اقصیٰ میں ہی درس ہوتا ہے تاکہ گرمی میں احباب کو دوبارہ نہ آنا پڑے۔

یکم رمضان المبارک کو نماز فجر کے بعد مسجد مبارک میں درس حدیث کا افتتاح محترم مولانا عبدالمالک خانصاحب نے کیا اس کے بعد پانچ دنوں تک محترم مولانا شفیع اشرف صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے ماہ رمضان کی عظمت فضیلت اور برکات پر درس حدیث دیا۔ ہفتہ ۱۸ جون کی صبح سے مولانا عبدالمالک خانصاحب نے تربیتِ اولاد کے موضوع پر درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ہر دو درسوں میں مرد اور خواتین کثیر تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسائل رمضان

قسط نمبر ۴

نوٹ: یہ مضمون مفتی سلسلہ کے مشورہ سے تیار کیا گیا ہے

مکرم عبدالماجد صاحب طاہر۔ رکن دارالافتاء۔ ربوہ

فدیہ توفیق روزہ کا موجب ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لیے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸)

سوال نمبر ۲۰۔

فدیہ کب دیا جاتا ہے؟

ج۔ اگر انسان مریض ہو خواہ ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا سکتا ہے جیسے حاملہ یا مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) ہے یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے۔ یا پھر اتنا چھوٹا بچہ ہو جس کے قویٰ نشو و نما پا رہے ہیں تو اُسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو بطور فدیہ ایک آدمی کا کھانا کسی کو دینا چاہیئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی۔ ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزہ کے برابر ہو گی۔ اگر روک عارضی ہو اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ کسی وقت پھر بہر حال رکھنا ہوگا۔ کیونکہ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتا یا اس بات کا شکرانہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکرانہ ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے عذر کی وجہ سے بطور کفارہ یہ فدیہ دیتا ہے۔

سوال نمبر ۲۱۔

ایک شخص رمضان میں بیمار ہوا اور اس نے فدیہ ادا کیا۔ رمضان کے بعد اس نے چھوڑے ہوئے روزے رکھنے کا ارادہ کیا اس دوران صحت مستقل طور پر خراب ہو گئی تو کیا ایسی صورت میں فدیہ کفایت کرے گا۔

ج:۔ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں عارضی اور مستقل ان دونوں حالتوں میں فدیہ دینا چاہیئے پھر جب عذر دور ہو جائے تو روزہ بھی رکھنا چاہیئے غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ دیدے لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب بھی صحت اجازت دے دے اسے حسب استطاعت روزہ رکھنا ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد وہ ارادہ کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں کل رکھتا ہوں کہ اس دوران میں اس کی صحت مستقل طور پر خراب ہو گئی تو ایسی صورت میں فدیہ کفایت کرے گا۔

سوال نمبر ۲۲

فدیہ رمضان کس پر واجب ہے، کیا بوڑھا ضعیف، دائم المریض، حاملہ، مرضعہ وغیرہ جو آئندہ رمضان تک گنتی پوری کرنے کی توفیق نہ رکھتے ہوں صرف وہی فدیہ دیں یا وہ شخص بھی جو وقتی طور پر بیمار ہو جاتا ہے اور روزہ چھوڑنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور رمضان کے بعد تندرست ہو کر گنتی پوری کرنے کی توفیق رکھتا ہے

ج:۔ عام ہدایت یہ ہے کہ انسان روزے بھی رکھے اور اگر استطاعت ہو تو قرآنی ارشاد

"فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ"

کے مطابق فدیہ بھی دے۔ روزوں کا رکھنا فرض ہوگا اور فدیہ ادا کرنا سنت۔ باقی رمضان کے روزوں کا فدیہ اس شخص کے لیے ضروری نہیں جو وقتی طور پر بیمار ہونے کی وجہ سے چند روزے چھوڑ دینے پر مجبور ہو گیا ہو سوائے اس کے کہ وہ ان روزوں کی قضا سے پہلے ہی اپنے مولیٰ کو پیارا ہو جائے۔ اس صورت میں اس کے ورثاء پر لازم ہوگا کہ یا تو وہ اس کیطرف سے روزوں کا فدیہ ادا کریں یا اتنے روزے رکھیں جو اس کے رہ گئے تھے۔

رمضان کے روزوں کا لازمی فدیہ صرف ایسے ذی استطاعت لوگوں کے لیے ہے جن کے متعلق یہ توقع نہ ہو کہ مستقبل قریب میں ان روزوں کی قضاء کر سکیں گے۔ جیسے بوڑھا ضعیف ہے یا کوئی دائم المریض ہے یا حاملہ اور مرضعہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام ..... ہمیشہ فدیہ بھی دیتے تھے اور بعد میں روزے بھی رکھتے تھے اور اسی کی دوسروں کو تاکید فرمایا کرتے تھے"

(تفسیر کبیر البقرہ صفحہ ۳۸۹)

سوال نمبر ۲۳

فدیہ کی مقدار کیا ہے؟

ج:۔ اس بارہ میں اصولی ہدایت یہ ہے کہ

"مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ"

(المائدہ: آیت: ۹۰)

کے اصول کو مدنظر رکھا جائے البتہ امام ابوحنیفہ رح نے اس کا اندازہ گندم کا نصف صاع یعنی پونے دو سیر کے قریب بیان کیا ہے اور یہ ایک فوت شدہ روزہ کا فدیہ ہوگا جو دو وقت کے کھانے کے لیے کفایت کرے گا۔

سوال نمبر ۲۴

کیا فدیہ ایسے شخص کو ہی دیا جائے جو روزہ رکھتا ہو؟

ج:۔ یہ ضروری نہیں کہ فدیہ کسی ایسے غریب کو ہی دیا جائے جو روزہ رکھتا ہو۔ اصل مقصد مستحق نادار کو کھانا کھلانا ہے خواہ وہ روزہ رکھ سکتا ہو یا کسی عذر کی بناء پر روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اسی طرح فدیہ اسی پر واجب ہے جو ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو ورنہ ایک غیر مستطیع کے لیے ندامت، توبہ استغفار، دعا، ذکر الٰہی اور خدمت دین کا التزام کفایت کرے گا اور فدیہ دینے کے تا مقام ہوگا

فدیہ رمضان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں،

"خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے"

(بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

سوال نمبر ۲۵

کیا دائمی مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں؟

ج:۔ دائمی مسافر اور مریض فدیہ دینے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۷ء کو فرمایا۔

"جن بیماروں اور مسافروں کو امید نہیں کہ کبھی پھر روزہ رکھنے کا موقعہ مل سکے مثلاً ایک بہت بوڑھا ضعیف انسان یا ایک کمزور حاملہ عورت جو دیکھتی ہے کہ بعد وضع حمل یہ بسبب بچے کو دودھ پلانے کے وہ پھر معذور ہو جائے گی اور اور سال بھر اسی طرح گزر جائے گا۔ ایسے اشخاص کے واسطے جائز ہو سکتا کہ وہ روزہ نہ رکھیں کیونکہ وہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتے اور فدیہ دیں۔

فدیہ صرف شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے باقی اور کسی کے واسطے جائز نہیں کہ صرف فدیہ دے کر روزے کے رکھنے سے معذور سمجھا جا سکے۔ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھولتا ہے۔

(فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۸۳)

سوال نمبر ۲۶

روزے رکھنے کے لیے جسے بطور فدیہ پیسے دیتے ہیں اسے پہلے سے کسی اور نے بھی فدیہ کے پیسے دے رکھے ہیں اصل حکم کیا ہے؟

ج یہ خیال سراسر غلط ہے کہ کسی کو پیسے دے کر روزے رکھوائے جائیں۔ اصل حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بوجہ معذوری روزے نہیں رکھ سکتا تو وہ ہر روزہ کے بدلہ میں کسی مسکین محتاج کو دو وقت کا کھانا کھلائے یا اس کھانے کی قیمت ادا کرے۔

جس مستحق کو فدیہ دیا گیا ہے اس کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اس کے بدلہ میں وہ اس کی طرف سے روزہ بھی رکھے اگر وہ نادار خود بیمار ہے، ضعیف العمر ہے یا نابالغ ہے تو وہ روزہ نہیں رکھے گا۔ لیکن اس کے باوجود اپنی محتاجی کے پیش نظر فدیہ لینے کا مستحق ہوگا۔ البتہ جس مستحق کو فدیہ دیا گیا ہے اگر وہ روزے رکھتا ہے تو یہ امر مزید ثواب کا موجب ہے۔ لیکن یہ شرط لازم نہیں کہ اس کے بغیر فدیہ ادا ہی نہ ہو۔

داعی الی اللہ

داعی الی اللہ بننے کا بہترین ہتھیار دعا ہے۔

انصار بھائی دعا کی انفرادی اور اجتماعی پروگرام بنائیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی علاقوں میں روزہ

محترم حافظ مظفر احمد صاحب کی کتاب تحفۃ الصیام کا ایک باب

.... قُلْنَا وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَاكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ۔ (مسلم کتاب الفتن)

ترجمہ:۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر فرمایا تو صحابہؓ کہتے ہیں) ہم نے عرض کی وہ کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے گا فرمایا چالیس دن کوئی دن سال کے برابر کوئی دن مہینہ کے برابر اور کوئی دن ایک ہفتہ کے برابر ہے اور اس کے باقی دن تمہارے دنوں کی طرح ہیں۔ ہم نے عرض کی اے خدا کے رسول وہ دن جو سال کے برابر ہے کیا اس میں ایک دن کی نماز ہمیں کافی ہے فرمایا نہیں اس دن میں وقت کا اندازہ کر لینا۔

تشریح:۔ اسلام ایک کامل مذہب ہے اور اس کا پیغام تعلیم اور شریعت عالمگیر ہے۔ اسلام کے احکامِ عبادت کی رُو سے نماز روزہ کی فرضیت بھی دنیا کے ہر علاقہ میں قائم ہے اور کسی علاقہ کے غیر معمولی حالات کی وجہ سے یہ فرضیت ساقط نہیں ہو سکتی۔ مذکورہ بالا حدیث سے ظاہر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں نئی قوموں اور نئے علاقوں کی دریافت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے بعض کے دن سال کے برابر بعض کے مہینوں یا ہفتوں کے برابر ہوں گے۔ اس پر صحابہؓ نے پوچھا کہ ایسے غیر معمولی لمبے دنوں کو کیا ایک دن تصور کیا جائے اور ایک دن کی عبادت کا حکم اس پر لگایا جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ کہہ کر فرمایا کہ ایسے غیر معمولی اوقات میں دن کا اندازہ کر لینا اور ایک اوسط اندازاً وقت دن کے لئے مقرر کر لینا۔

یہاں اس امر کی تفصیل و وضاحت کی ضرورت ہے کہ وہ کون سے غیر معمولی علاقے ہیں جن کے اوقات غیر معمولی ہیں۔

دوسرے ان میں کیا غیر معمولیت پائی جاتی ہے۔ اور تیسرے ان علاقوں میں اندازہ سے عبادت کے اوقات مقرر کرنے کا کیا طریق ہے۔

اوّل امر کا جواب یہ ہے کہ غیر معمولی علاقوں سے مراد وہ علاقے ہیں۔ جہاں (الف) دن رات ۲۴ گھنٹوں سے زیادہ ہیں (ب) جہاں دن رات اگرچہ ۲۴ گھنٹوں کے ہیں لیکن ان میں باہمی فرق اتنا زیادہ ہے کہ وہاں قرآن و سُنّت کی رُو سے نمازوں کے پانچ معروف اوقات کی تفریق ممکن نہیں۔ مثلاً وہ علاقے جہاں شفق شام اور شفق صبح کے درمیان امتیاز نہ ہو سکے یعنی درمیان میں غسق حائل نہ ہو (ج) وہ علاقے جہاں دن رات اگرچہ ۲۴ گھنٹوں کے ہیں اور شفقِ صبح اور شفقِ شام میں امتیاز بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان میں وقفہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ انسان کے طبعی حالات معروف اوقات کی پابندی کی اجازت نہیں دیتے۔ مثلاً عشاء اور طلوعِ شمس کا درمیانی وقفہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ نماز فجر طلوعِ آفتاب سے پہلے پڑھنے کی صورت میں عام آدمی طبعی اور طبّی لحاظ سے اپنی ضروری نیند پوری نہیں کر سکتا۔

سال کے جن ایام میں یہ حرج واقعہ نہ ہو ان میں معروف شرعی اوقات کی پابندی ضروری ہے اور ان ایام میں یہ علاقے غیر معمولی قرار نہیں دیئے جائیں گے۔ غیر معمولی علاقوں میں سویڈن، ناروے، ڈنمارک فن لینڈ، ہالینڈ سوئٹزرلینڈ وغیرہ شامل ہیں۔

ان علاقوں کے اوقات میں غیر معمولی امر کسی ایک ملک کے اوقات کی مثال دے کر واضح کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً سویڈن میں زیادہ سے زیادہ چھوٹا دن "لوبا" مقام میں ۲۲ دسمبر کو ۲ گھنٹے ۵۵ منٹ کا ہوتا ہے اور کم سے کم چھوٹا دن ۶ گھنٹے ۵۶ منٹ کا ہوتا ہے۔ ۲۱ جون کو بڑے سے بڑا لمبا دن "لوبا" میں ۲۲ گھنٹے ۲۳ منٹ اور کم سے کم لمبا دن گنڈ میں ۱۷ گھنٹے ۲۸ منٹ کا ہوتا ہے۔

سویڈن میں اوقات کے لحاظ سے اوسط درجے کا شہر سٹاک ہلم کو قرار دیا ہے جہاں ۲۲ دسمبر کو چھوٹے سے چھوٹا دن ۵ گھنٹے ۵۸ منٹ کا اور ۲۱ جون کو لمبے سے لمبا دن ۱۸ گھنٹے ۳۱ منٹ کا ہوتا ہے۔

ان مثالوں میں رات دن کے اوقات کا غیر معمولی ہونا ظاہر ہے کہ معمول کے لحاظ سے بعض دنوں میں صرف تین گھنٹے کا روزہ اور بعض میں ساڑھے بائیس گھنٹے کا روزہ بنتا ہے اور عام دنوں میں ۶ سے ۱۸ گھنٹے تک کا روزہ ہو سکتا ہے۔

ان غیر معمولی اوقات میں بہرحال اندازہ کرنا پڑے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"رمضان کے مہینہ میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسی گوشہ میں رہتے ہوں ایک ہی وقت میں روزہ رکھنے کا حکم ہے وہ صبح کو پَو پھٹنے سے پہلے کھانا کھاتے ہیں اور پھر سارا دن سورج کے ڈوبنے تک نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ سورج ڈوبنے کے بعد صبح تک ان کو کھانے پینے کی اجازت ہوتی ہے.....

جہاں دن ۲۴ گھنٹے سے کم ہیں اور جہاں رات اور دن ۲۴ گھنٹوں کے اندر الگ الگ وقتوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اس شکل میں ہیں جو اوپر بیان کی گئی ہے۔ لیکن جن ملکوں میں رات اور دن ۲۴ گھنٹوں سے لمبے ہو جاتے ہیں ان علاقوں میں رہنے والوں کے لئے صرف وقت کا اندازہ کرنے کا حکم ہے۔" (دیباچہ تفسیر القرآن (اردو) صفحہ ۲۹۵)

۱۹۵۷ء میں مبلغ سیکنڈے نیویا کو وکیل التبشیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ بھجوایا۔

"ایسے ملک کے لئے یہ حکم ہے کہ بارہ گھنٹے کا روزہ رکھیں۔ سورج کے نکلنے اور غروب ہونے کا انتظار نہ کریں۔ کھولنے اور سحری کے اوقات مقرر کریں اسی طرح نماز کے۔ یہ وہ تشریح ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔" (بحوالہ ۲۷۶۰/۲۷.۸.۵۷ نائل دینی مسائل)

روزہ کے متعلق اندازہ کے اس اصول میں آسانی کے لئے فجر اور مغرب کے اندازاً وقت کے ساتھ بھی اسے ملایا جا سکتا ہے۔

مثلاً ۱۲ جون کو سٹاک ہلم میں نماز فجر کا وقت اندازہ کے مطابق ۵ بجے تا ۶½ بجے اور مغرب کا وقت ۸½ بجے تا ۵½ بجے مقرر کیا جا سکتا ہے۔

(جبکہ سٹاک ہلم میں ۱۲ جون کو طلوعِ شمس کا وقت ۲.۵۷ اور غروبِ شمس کا وقت ۹.۰۳ ہے اور دن ۱۸ گھنٹے کا ہے۔)

اس اصول کے مطابق اگر روزہ کا وقت فجر کے مقررہ وقت پر ختم ہو تو اس طرح روزہ ۱۲ گھنٹے کا ہوگا۔

الغرض دیگر علاقوں میں بھی اسی طرح روزہ کے اوقات مقرر کئے جا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اعتراض کے جواب میں کہ جہاں چھ ماہ تک سورج نہیں چڑھتا روزہ کیونکر رکھیں۔ فرمایا:۔

"اگر ہم نے لوگوں کی طاقتوں پر ان کی طاقتوں کو قیاس کرنا ہے تو ان کی قویٰ کی جڑ جو حمل کا زمانہ ہے مطابق کر کے دکھلانا چاہیئے پس ہمارے حساب کی اگر پابندی لازم ہے تو ان بلاد میں صرف ۱½ دن میں حمل ہونا چاہیئے اور اگر ان کے حساب کی تو دو سوچھیاسٹھ برس تک بچہ پیٹ میں رہنا چاہیئے اور یہ ثبوت آپ کے ذمہ ہے کہ حمل صرف ڈیڑھ دن تک رہتا ہے۔ لیکن دو سو چھیاسٹھ برس کی حالت میں یہ تو ماننا کچھ بعید القیاس نہیں کہ وہ چھ ماہ تک روزہ بھی رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے دنوں کا یہی مقدار ہے

ان کے قویٰ بھی ہیں۔" (جنگ ص ۱۶۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے آپ کے پہلے بیرونی تاریخی دورۂ خلافت (۱۹۸۲ء) کے دوران کوپن ہیگن ڈنمارک میں ایک مجلس سوال و جواب میں یہ سوال ہوا کہ

س: یہ سوال رمضان کے بارے میں ہے۔ اس سال بڑا طویل رمضان کا مہینہ آیا ہے۔ گرین لینڈ (جہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات ہوتی ہے) رمضان کے روزے کس طرح رکھے جا سکتے ہیں؟

ج: یہ بہت اہم سوال ہے۔ اور میں انشاء اللہ اس کا جواب دوں گا۔

یہی سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ نے بھی حضورؐ سے کیا تھا۔ اور میں بھی آنحضرتؐ کا بیان فرمودہ جواب ہی دوہراؤں گا۔ اس لحاظ سے یہ کوئی نیا یا جدید سوال نہیں ہے۔

یہ سوال اتنا ہی پرانا ہے جتنا پرانا اسلام کا مذہب ہے۔ بات اس طرح ہوئی کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ جس طرح تم ایک دن کو چوبیس گھنٹے کا شمار کرتے ہو، یا چار پہر کا جو قریباً چوبیس گھنٹے کے ہوتے ہیں حساب کرتے ہو۔ یہ حساب ہمیشہ اسی طرح نہیں ہوگا اور مستقبل میں ایسی جگہیں بھی دریافت ہو سکتی ہیں جہاں پر ایک دن کئی ماہ کا ہوگا۔ یہ بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً بتائی گئی اور یہ کہا گیا کہ ANTI CHRIST کے وقت ایسے بھی دن دریافت ہوں گے جو چوبیس گھنٹے کے نہ ہوں گے بلکہ اس سے زیادہ لمبے ہوں گے اور ان کی طوالت چھ ماہ تک بھی ہو سکتی ہے۔

جب یہ عجیب و غریب انکشاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ پر کیا تو ان میں سے ایک نے آپ لوگوں کی طرح نماز روزہ اور دیگر باتوں کے بارے میں تجسس کا اظہار کیا اور پوچھا اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم ان دنوں میں ہوئے تو ہم کیا کریں گے۔ کیا ہم چھ ماہ کے ایک دن میں صرف پانچ نمازیں ادا کریں گے اور کیا یہ ہمارے لیے کافی ہوگا؟ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب یہ دیا۔ نہیں! یہ اللہ کا حساب ہے کہ چوبیس گھنٹے کے دوران پانچ بار اللہ تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو یاد کیا جائے۔ اور یہ ایک قدرتی تقسیم ہے جو انسان کی ضروریات سے مطابقت رکھتی ہے مثال کے طور پر ایک دن میں تم کم از کم تین بار کھانا کھاتے ہو۔ بعض جگہوں پر دن میں چار یا پانچ بار بھی کھانا کھایا جاتا ہے۔ کہیں کہیں پر دن میں دو بار بھی کھاتے ہیں۔

اگر کوئی انسان چھ ماہ کے ایک دن والی جگہ پر چلا جائے تو کیا وہ چھ ماہ کے عرصے میں صرف تین بار کھانا کھائے گا، اس خیال سے کہ دن چھ ماہ کا ہے؟ قدرتی طور پر آپ یہی کہیں گے کہ نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے روحانی غذا کے لیے بھی انہی اوقات کا اطلاق ہوگا۔ یہ وہ جواب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ ۲۴ گھنٹے ایک دن کی طوالت کا حساب ہے اور اللہ کی عبادت وقت کے اس مخصوص حساب سے کی جاتی ہے۔ اسی لیے اگر دن لمبے ہوں تو آپ اپنی عبادت کے اوقات اس معیار سے طے کریں نہ یہ کہ چھ ماہ کے دن کے حساب سے۔ یہ وہ بنیادی راہ نمائی کرنے والا جواب ہے جس کا اطلاق آج کی دنیا میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی صورتِ حال پر ہوتا ہے۔ اب روزے کے بارے میں ایک اور خوبصورت نکتہ بھی ہے۔ قرآن کریم کی آیات اتنی متوازن ہیں اور ایسی باریکی اور حکمت سے الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے کہ کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کا جواب انہی آیات میں واضح طور پر نہ دیا گیا ہو۔ قرآن کریم روزے کا عرصہ معین کرتا ہے اور اس کا تعلق آسمان پر ظاہر ہونے والے بعض نشانات سے ہے اگر ان میں سے کوئی بھی نشان موجود نہیں ہے تو اس طریق سے روزے کے وقت کا تعین کرنا خود بخود ختم ہو جائے گا۔

اب جن جگہوں پر دن اتنے لمبے ہیں کہ جہاں روزہ رکھنا انسانی طاقت اور برداشت سے باہر ہو جاتا ہے، ایسی جگہوں پر وہ نشانیاں جو قرآن کریم نے بتائی ہیں خود بخود ختم ہو جائیں گی۔ مثال کے طور پر قرآن کریم کہتا ہے کہ روزہ رکھنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب رات کی سیاہی دن کی روشنی سے علیحدہ ہو جائے۔ جب ایک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے علیحدہ نظر آنے لگے۔ اب چونکہ ایسی جگہوں پر یہ طریق ممکن نہیں اس لیے وقت کے تعین کا یہ طریق از خود ختم ہو جائے گا۔ ایسی جگہوں پر روزے کے تعین کے لیے اس طریق کو اختیار کرنا ہوگا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عام دنوں کی طوالت کے لیے بیان فرمایا ہے جن میں یہ تمام شرائط پوری ہوتی ہیں۔ بالکل یہی وہ طریق ہے جو جماعت احمدیہ تجویز کرتی ہے۔

(الفضل ۱۶ مئی ۱۹۸۳ء)

جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

لجنہ اماء اللہ کی جن مجالس نے امسال خدا تعالیٰ کی توفیق سے مرکزی ہدایات کے مطابق جلسہ ہائے "یومِ خلافت" کا پوری عقیدت۔ جوش اور احترام کے ساتھ اہتمام و انعقاد کیا۔ اُن کے نام حسب ذیل ہیں۔

سانگھڑ (سندھ) جہلم۔ مبارک آباد (سندھ) سرگودھا چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ سید والا ضلع شیخوپورہ جھنگ۔ ساہیوال۔ شیخوپورہ شہر نصرت آباد (سندھ) سرگودھا چھاؤنی۔ بہوڑو چک ضلع شیخوپورہ۔ محمود آباد جہلم کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ۔ احمد نگر نزد ربوہ۔ ربوہ کنری (سندھ)۔ سیالکوٹ۔ ملتان۔ چک ۲۷ بہاولپور فیصل آباد۔ فیصل آباد شہر۔ پشاور۔ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ۔

کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ۔ محمود آباد۔ (سندھ) بہاول نگر۔ کوٹ احمدیہ۔ (سندھ) شاہ تاج شوگر ملز۔ منڈی بہاؤ الدین۔ کراچی۔

ان جلسوں میں غیر از جماعت بہنوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اجلاسوں میں اس دن کی مناسبت سے بہنوں نے تقاریر اور نظمیں پیش کیں۔

(نائبہ سیکرٹری اصلاح وارشاد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قراردادِ تعزیت

ہم جملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم لئیق احمد صاحب عابد ناظم اطفال ربوہ کی والدہ محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم میاں بدر الدین صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید کی وفات پر مکرم لئیق احمد صاحب عابد مکرم میاں بدر الدین صاحب اور مرحومہ کے جملہ لواحقین کی خدمت میں تعزیت کرتے ہیں اور اُن کے دُکھ میں شریک ہیں۔

مرحومہ موصیہ تھیں اور خدمتِ قرآن اور خدمت دین کے لیے ہر دم کوشاں رہتی تھیں۔ آپ نے ساری عمر بچوں بچیوں اور عورتوں کو قرآن پڑھانے میں جو شوق اور ولولہ دکھایا وہ کچھ آپ ہی کا حصہ تھا۔ آپ انتہائی پاک دامن۔ پردے کی پابند اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی کرنے والی خاتون تھیں۔ دین کے لیے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ ایک واقفِ زندگی کی اہلیہ تھیں۔ اور آپ کے سب سے چھوٹے بیٹے مکرم لئیق احمد صاحب عابد بھی واقفِ زندگی ہیں اور آج کل ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ بھی ہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اُن کی خوبیوں سے انہیں بھی حصہ عطا فرمائے۔

(ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

● مکرم رانا مبارک احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں کہ ان کے ہم زلف مکرم مرزا محمد اسحاق صاحب محمد نگر عارف والا اور بیگم صاحبہ مکرم مرزا امجد بیگ صاحب سمن آباد لاہور کافی دنوں سے بیمار ہیں۔

● خاکسار کے دادا جان مکرم محمد صادق صاحب راولپنڈی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں آجکل تکلیف زیادہ ہے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (انس احمد راولپنڈی)

● میرے بیٹے عزیزم حبیب الرحمان سلمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیبر میڈیکل کالج پشاور میں داخلہ مل گیا ہے عزیز کی دین و دنیا میں کامیابی کے لئے احباب دعا کریں۔

(فضل الرحمان مینیجنگ ڈائریکٹر سمیٹ پراجیکٹ۔ کوہاٹ)

● خاکسار کی زرعی زمین کے سلسلہ میں ایک مقدمہ عدالت میں دائر ہے اپیل کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس میں کامیاب کرے۔ آمین

(مظفر احمد بھٹی، رحمت بازار ۔۔ ربوہ)

● خاکسار کے والد محترم محمد داؤد صاحب ابن منشی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کافی عرصہ سے انگلستان میں بیمار ہیں اس کے علاوہ بہت سی پریشانیاں انہیں لاحق ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا کرے اور جملہ پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین۔

(محمد ادریس ڈریسکو ٹیلرز۔ گولبازار۔ ربوہ)

اطفال متوجہ ہوں

آج کل اطفال کو رُخصتیں ہیں اور اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مضمون "سیرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ" لکھنے کا بہترین وقت یہی ہے۔

اطفال کی سہولت کے لئے مقالہ کی آخری تاریخ بڑھا کر دس جولائی کر دی گئی ہے لہٰذا اطفال کو چاہیئے کہ کثرت سے اس مقالہ میں حصہ لیں اور جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس انصار اللہ نے نئے دیہات میں اصلاح وارشاد کا کام شروع فرما دیا ہوگا۔ اس کی رپورٹ جلد از جلد ہمیں بھجوائیں

قیادت اصلاح وارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

دُعائے مغفرت

● ہماری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بیگم اہلیہ چوہدری شاہ نواز صاحب کیشیر ماڈرن موٹرز راولپنڈی ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۵ جون ۱۹۸۳ء کو ۲ بجے رات ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں بعمر ۵۰ سال وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ معدہ میں کینسر کی وجہ سے بیمار تھیں۔ لاش ہسپتال سے گھر لائی گئی اور پھر ۱۰ بجے شب میت کو لے کر ربوہ روانہ ہوئے اور ۲ بجے قبل دوپہر وہاں پہنچے جہاں میت کو نہلایا اور کفنایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی نماز سے قبل حضور ایدہ اللہ نے سوگوار عزیزوں یعنی خاکسار برادرم مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں لاہور اور مکرم چوہدری شاہ نواز صاحب سے تعزیت فرمائی۔ مرحومہ کے دونوں بیٹوں کے سر پر دستِ شفقت پھیرا۔ تدفین ساڑھے پانچ بجے شام عام قبرستان میں عمل میں آئی۔

مرحومہ نے تین بیٹیاں (جو غیر شادی شدہ ہیں) اور دو کم سن بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا کرے جملہ سوگواران کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(احمد حسین باجوہ صدر جماعت احمدیہ خانیوال)

اعلان دار القضاء

مکرم عطاء اللہ نثار صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ عائشہ بیگم اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ ۲۳/۱۷ محلہ دار النصر مرحومہ کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمایا جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

آپ اپنی مجلس کے مرکزی امتحان اطفال الاحمدیہ منعقدہ ۲۰ مئی ۱۹۸۳ء کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

نیز اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کی مجلس کا کوئی طفل ایسا نہ رہے جس نے یہ امتحان نہ دیا ہو

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دُعائیں کرتے ہوئے وصولی کے لیے رات دن ایک کر دیجئے ❖ ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ کی یاد میں

محترم ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ صاحب امریکہ

محترم میجر چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب کے وصال کی خبر الفضل سے پڑھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔ محترم چوہدری صاحب امریکہ بحیثیت انچارج تشریف لائے وہ اپنے ساتھ اپنے عہدے کا ایک ٹائیٹل امام بھی لے کر آئے چونکہ لنڈن میں امام مسجد لنڈن رہ چکے تھے اس لئے یہاں آکر بالعموم امام باجوہ کے طور پر یاد کئے جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا کہ جہاں دو احمدی بھی رہتے ہیں وہ ایک جماعت کا رنگ رکھتے ہیں اس لئے محترم باجوہ صاحب نے بحیثیت مشنری انچارج امریکہ تنظیم کے لئے دورے بھی کئے۔ ان دنوں کینیڈا میں باقاعدہ علیحدہ مشن نہیں تھا اس کا جائزہ لینے کینیڈا بھی گئے اور کیلی فورنیا میں کسی وقت مستقبل میں مشن ہاؤس کا جائزہ لینے بھی گئے۔ علاوہ ازیں انفرادی جماعتی تنظیم کے ساتھ ساتھ علاقائی تنظیم کی طرف بھی توجہ دی۔ اس طرح سارے امریکہ میں جماعتی تنظیم کی مضبوطی کی طرف پوری توجہ مبذول کی محترم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب مرحوم کو خاکسار نے اپنے علاقے میں آنے کی دعوت دی جسے انہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود قبول کر لیا اور چند دن خاکسار کو ان کی خدمت میں گزارنے کا موقعہ ملا۔

محترم چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب مرحوم جب دورے پر جاتے تو دو کتابیں ان کے ساتھ ضرور ہوتیں جہاز پر ہوں یا کار میں ایک قرآن شریف (انگریزی تفسیر) اور دوسری اسلام سے متعلق (مسائل وغیرہ انگریزی میں) اس کے علاوہ سفری بیگ میں ضروری چیزیں ساتھ رکھتے۔ اپنی صحت کے تقاضے کے پیش نظر خود انہیں کم سے کم ایک ٹیکہ ضرور لگانا ہوتا جس کے لئے سرنج اور دوائی ساتھ رکھتے۔ باجماعت نماز پڑھاتے ادا کرتے اگرچہ مشنری انچارج تھے لیکن مقامی طور پر نماز باجماعت کے لئے مقامی پریذیڈنٹ (اس وقت اس عہدے کا نام مقامی امیر تھا) کو نماز پڑھانے کا ارشاد فرماتے۔ چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو قدرتی تھی بعض اوقات بعض غیر از جماعت لوگ کہتے کہ یہ امام صاحب ہر وقت متبسم رہتے ہیں۔ پنجابی روانی سے بولتے۔ اردو میں بھی بات چیت کرتے۔ جب کسی نکتہ پر زور دیتے تو اس وقت انگریزی میں بھی بات کرتے۔ متبادل آراء کو حاصل کرتے اور اس بات کا عام طور پر ذکر کرتے کہ نوجوانوں کا امریکہ میں آکر آزادی خیالات کا اظہار تو بہت اچھا ہے لیکن توجیہات و تشریحات سلسلہ کی حدود سے تجاوز نہیں کرنی چاہئیں۔ علاوہ ازیں تجارت کی طرف بھی متوجہ کرتے اور اس سلسلے میں بعض احباب کا ذکر کرتے کہ انہوں نے تجارت کی تجویز پر عمل کر کے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

محترم میجر چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب مرحوم کو ۱۹۷۷ء میں سلسلہ کے لئے قربانی کے دور سے گزرنا پڑا اس عرصہ میں انہیں سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد (خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ) اور حضرت سید زین العابدین کی رفاقت حاصل رہی لیکن ان صبر آزما دنوں کا زیادہ تذکرہ کرنے سے اجتناب کرتے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا ذکر رہتا اور ملا سفر صاحب کے لطائف سنا کر بہت حظ اٹھاتے۔ اس سلسلہ میں کئی بار بینگن والے لطیفے کا ذکر مزے لے کر کرتے کہ

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنایا کہ ایک امیر آدمی کو مختلف غذائیں کھانے کا بہت شوق تھا۔ ایک دن باورچی نے بینگن پکایا اور اس شخص نے کہنا شروع کر دیا کہ کیسی نکمی سبزی ہے نہ مزہ ہے نہ فائدہ نہ شکل ہے نہ وضع اور سبزی پکتی ہے تو کوئی لذت نہیں آتی اور جب وہ امیر آدمی بینگن کی برائی میں بہت کچھ کہہ چکا تو باورچی نے اپنی طرف سے بھی کچھ جملے بینگن کی برائی میں کہہ دیے۔

پھر کچھ عرصے بعد اسی باورچی نے پھر بینگن پکایا اور اس امیر آدمی کے سامنے رکھا۔ اتفاق سے اس دن اس شخص نے بینگن کی تعریف شروع کر دی اور کہا عمدہ سبزی ہے اور کیسی لذیذ ہے وغیرہ۔ پھر باورچی نے بھی بینگن کی تعریف میں پل باندھنے شروع کر دیے تو اس شخص نے باورچی کی طرف توجہ کر کے کہا۔ دیکھو! اس دن تم بینگن کی برائی کر رہے تھے اور آج اس کی اچھائی بیان کر رہے ہو۔ تو باورچی نے باادب کہا۔ حضور اس دن آپ بینگن کی بدتعریفی کر رہے تھے تو میں نے بھی اس کی برائی کر دی اور آج آپ بینگن کی اچھائی بیان کر رہے ہیں تو میں نے بھی تعریف شروع کر دی اور پھر کہا کہ حضور میں آپ کا نوکر ہوں، بینگن کا نوکر تو نہیں ہوں۔

محترم امام باجوہ صاحب مرحوم نے عیسائیت کے متعلق کچھ نایاب کتب کی فہرست مرتب کی اور اشتیاق کا اظہار کیا کہ مرکز واشنگٹن اور ربوہ کے لئے ان کتب کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ان دنوں خاکسار کی کتاب "سیکس سن آف میری" مسودہ کی شکل میں تھی اسے دیکھنے کے شوق کا اظہار کیا اور ناشتہ کے وقت سے اسے پڑھنے میں مصروف ہو گئے اور جب پڑھ چکے تو خوشنودی کا اظہار کیا کہ اسے ضرور شائع کرانا چاہیے۔

محترم میجر چوہدری شریف احمد باجوہ صاحب مرحوم نے اپنی پرکشش شخصیت سے احباب جماعت سے ذاتی تعلقات پیدا کر لئے۔ اگر سلسلہ کے لئے کسی نے معمولی سا بھی کوئی کام کیا تو اس کی حوصلہ افزائی کرتے اور ہمت بڑھاتے۔ اس زمانے میں جوبلی فنڈ کے لئے وعدے لئے جا رہے تھے۔ بعض احباب کو بحیثیت مشنری انچارج نہیں بلکہ ذاتی لحاظ سے لکھا کہ وعدہ کی یہ رقم کم لگتی ہے اور یہ کہ میں نے اپنی طرف سے فلاں فلاں جگہ یہ ہندسے بڑھا دیئے ہیں لیکن اگر کہو گے تو کاٹ دوں گا ورنہ وعدہ وہی شمار ہوگا جو اب (عارضی طور پر) درج کیا ہے۔

امام باجوہ مرحوم کہا کرتے تھے کہ امریکہ میں مبلغ کی تنخواہ کیا ہے؟ اور کبھی اس تجویز کے متعلق سوچتے تھے کہ یہاں کے اخراجات کے پیش نظر مرکز میں مبلغ کے الاؤنس وغیرہ بڑھانے کی تجویز مرکز میں پیش کریں گے اسی سلسلہ میں کبھی کبھی کہتے کہ جب مرکز واشنگٹن میں مہمان ہوں تو ان کی خدمت کرنی پڑتی ہے ورنہ ذاتی طور پر وہ اکثر فش سٹکس (مچھلی کی انگلی کی شکل بنی خوراک) کو گرم کر کے کھانے سے گزارہ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میجر چوہدری شریف احمد باجوہ سابق مبلغ انچارج امریکہ کو اپنی مغفرت سے ہمکنار کرے۔ آمین۔

تحریک جدید دفتر اوّل

تحریک جدید دفتر اوّل میں شامل ہونے والے جو بزرگ وفات پا چکے ہیں ان کے وارثان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی طرف سے اس قربانی کو جاری رکھیں۔ جو دوست اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے تحریک جدید دفتر اوّل کا چندہ جاری کرنا چاہتے ہوں وہ یہ یاد رکھیں کہ اس کے لئے کوئی شرط نہیں ہے کہ اتنا ضرور ادا کرنا ہوگا۔ بلکہ اپنی بساط و استطاعت کے مطابق جو توفیق ہو وہ ادا کریں۔

جملہ قائدین و ناظمین تحریک جدید خدام الاحمدیہ اپنی اپنی مجالس میں اس بات کا اہتمام کریں اور دفتر اوّل کے مجاہدین کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مرکز کو مطلع کریں۔ نیز جہاں جہاں دفتر اوّل کے وفات یافتہ بزرگوں کا پتہ چلے وہاں ان کے اعزہ و اقربا کو تحریک کریں کہ وہ اس بابرکت تحریک میں ان کی طرف سے حصہ لیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ میں اضافہ

مرکز کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ اپنے مضامین کی بہتری کے علاوہ اپنی ظاہری شکل و صورت یعنی کتابت طباعت اور کاغذ کے لحاظ سے بھی اپنے اعلیٰ معیار پر قائم رہے۔ پہلے اس کی طباعت لیتھو پر ہوتی تھی جسے دو تین سال قبل ختم کر کے اس کی طباعت ونڈ اٹیک پر کروا دی گئی جس کی وجہ سے اخراجات میں یکلخت اضافہ ہو گیا مگر اس وقت مجلس نے اس کی شرح چندہ میں اضافہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔

طباعت کی تبدیلی نیز ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کی وجہ سے اخراجات کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ فی رسالہ اخراجات اصل آمد سے بہت بڑھ گئے ہیں۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ کی شرح چندہ یکم وفا ۱۳۶۲ ہش / یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے پندرہ روپے کی بجائے بیس روپے کر دی جائے احباب سے تعاون کی درخواست ہے۔

جو دوست یکم جولائی ۱۹۸۳ء سے قبل ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری قبول فرمائیں گے ان سے حسب سابق سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے وصول کیا جائے گا۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لجنات توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کی شوریٰ میں فری کوچنگ کلاس لگانے کے لئے تجویز پاس کی گئی تھی فیصلہ ہوا تھا کہ بڑی بڑی لجنات اس کا تجربہ کریں۔ بڑی کلاسوں کی طالبات چھوٹی کلاسوں کو پڑھا سکتی ہیں اور اس کلاس میں دینی تعلیم بھی دی جانی چاہیئے۔

موسم گرما کی تعطیلات شروع ہو چکی ہیں۔ آپ جلد اس فیصلہ کے مطابق اس طرف توجہ کرتے ہوئے فری کوچنگ کلاسوں کا انتظام کریں اور اس کی رپورٹ شعبہ تعلیم لجنہ مرکزیہ کو بھجوائیں

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بھائی عزیزم سعادت احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر محمد یحییٰ صاحب۔ یحییٰ شوز سٹور گول بازار ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب کارکن جامعہ احمدیہ کے ہمراہ العوض پانچ ہزار روپے حق مہر ۹ر جون ۱۹۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مہدی گولبازار میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(بشارت احمد کارکن نظارت خدمت درویشاں ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے غانا میں بارانِ رحمت کا نزول

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اہلِ غانا کے لئے چالیس روزہ دعاؤں کی تحریک فرمائی تھی

کئی سال سے غانا (مغربی افریقہ) میں بارشیں نہ ہونے کے باعث قحط سالی کی کیفیت تھی۔ بعض علاقوں میں پینے کا پانی بھی دستیاب نہ تھا۔ محترم عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج غانا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کیلئے لکھا۔ حضور نے چالیس روز تک جماعت کو خصوصی دعائیں کرنے کیلئے کہا اور فرمایا اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نشان ظاہر فرمائے گا۔ الفضل کے ذریعہ تبشیر نے احباب جماعت بھی سے دعا کی درخواست کی۔ ۲۳ مئی کے اپنے مکتوب میں محترم انچارج مشنری و امیر غانا مکرم عبدالوہاب صاحب نے اطلاع دی کہ

"خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے موسلا دھار بارش شروع کر دی دیگر ریجنوں کی طرف سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کیمطابق سارے گھانا میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے

فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ جب اسکی بیان فرمودہ شرائط کے مطابق ہم عاجزی اور الحاح سے اس کے حضور درخواست کرتے ہیں وہ رحیم و کریم اپنے بندوں پر فضل فرماتا ہے۔ دعا ہی ظفر کی کلید ہے۔ جب تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں تو دعا خدا کی تقدیر کی زنجیر کو ہلاتی ہے اور سمیع خدا اپنے بندے کی پکار سنتا ہے۔ بارانِ رحمت کا نزول خدا کا ہی فعل اور اس کا ہی فضل ہے۔

وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ ۚ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(الشوریٰ: ۲۹)

وہی ہے جو مایوسی کے بعد بارش اتارتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے اور وہی کارساز اور سراپا حمد ہے

پس ہمارے دل شکر سے لبریز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل غانا کیلئے حضور ایدہ اللہ کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور حضور نے اس مشکل کا جو حل انہیں بتایا انہوں نے اسے اختیار کر کے خدا کے فضلوں کو جذب کیا

اللہ تعالیٰ افریقہ کے سبھی ممالک پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ آمین۔

(مرسلہ: وکالت تبشیر: ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۷ احسان/جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے روزوں کی فرضیت سے متعلق سورۂ بقرہ کی آیت ۱۸۴ تلاوت کی۔ بعد ازاں ایک حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہ جو فرماتا ہے کہ رمضان کے مہینے میں شیطان کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کے وجود میں رمضان داخل ہو جاتا ہے اس کا شیطان زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے۔ کیونکہ روزہ ایک ایسی کامل عبادت ہے جس پر عمل پیرا ہونے کے بعد شیطان کے لیے انسان کے معاملات میں دخل اندازی کی کوئی راہ باقی نہیں رہ جاتی۔

حضور نے فرمایا اس دفعہ کا رمضان ایک خاص بات یہ لے کر آیا ہے کہ ان دنوں میں احمدیت کے مخالفوں نے اپنے غیظ و غضب کے سارے دروازے احمدیوں پر کھول دیئے ہیں۔ اس موقعہ پر رمضان کا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اور زیادہ جھکو تاکہ اس صورت حال میں اللہ کی رحمت کی گھٹائیں برسیں۔ اس مہینے کا پیغام یہ ہے کہ ساری جماعت کو انتہائی صبر کا نمونہ دکھانا چاہیئے اور ساری دنیا میں ایک بھی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو معمولی سی بھی بے صبری کا مظاہرہ کرے۔ حضور نے فرمایا جہاں تک خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں قربانی دینے کا سوال ہے تو ایک کروڑ احمدی اپنی جان تک قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔ اگر اسلام کی زندگی ہماری موت کا تقاضا کرتی ہے تو اے خدا ہم حاضر ہیں۔

حضور نے فرمایا لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ جو قوم خدا کی خاطر مرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے اسکو خدا تعالیٰ زندہ رکھتا ہے۔ ہماری حالت تو یہ ہے کہ

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

حضور نے فرمایا ایسے لوگوں کا خدا خود محافظ ہو جاتا ہے اور دشمن کا کوئی وار ان تک نہیں پہنچ سکتا جب تک پہلے وہ وار اللہ پر نہ پڑے۔ اور اللہ تعالیٰ پر کوئی وار نہیں کر سکتا۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔

خصوصی دُعا کی درخواست

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ رقم فرماتی ہیں:۔

"میری بھتیجی امۃ الحمید سلمہا بنت حضرت مرزا البشیر احمد صاحب جو مکرم نواب محمد احمد خان مرحوم کی بیگم ہیں کئی دنوں سے بیمار ہیں

"اب ان کی حالت میں قدرے بہتری ہے"۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی خصوصی درخواست ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت دے اور جملہ عوارض سے نجات دیکر کامل شفایابی سے نوازے آمین۔

مبلغ انچارج تنزانیہ سردار مقبول احمد صاحب ذبیح کی والدہ وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ سردار عبدالحق صاحب شاکر مرحوم والدہ مولانا مقبول احمد ذبیح مشنری انچارج تنزانیہ مورخہ ۱۲ اور ۱۳ جون کی درمیانی رات وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ جون بعد نماز عصر پڑھایا۔

مرحومہ موصیہ تھیں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر تحریک جدید نے قبر پر اجتماعی دعا کروائی۔

مرحومہ کے اکلوتے فرزند مکرم سردار مقبول احمد ذبیح تنزانیہ میں بطور مشنری انچارج خدمات دین سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ دو بیٹیاں امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب اور بشریٰ صدیقہ صاحبہ مکرم چوہدری کمال محمد ہیں۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرما کر اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ اپنے خاص الخاص فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ربوہ گیس سنٹر

رمضان المبارک میں گیلے بالن اور تیل مٹی سے نجات کے لئے

لائف لائن کے ایل پی جی گیس سلنڈر حاصل کریں۔ صرف چند کنکشن باقی ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ بعد میں آپ کو پچھتاوا ہو۔ پہلے آیئے۔ پہلے پایئے

آپکے خادم:۔ ربوہ گیس سنٹر کالج روڈ ربوہ

فون رہائش ۴۱۰

سچی بوٹی (ٹنکچر)

ہومیو پیتھک طریق پر تیار کردہ سچی بوٹی ٹنکچر پھوڑا۔ پھنسی سے لیکر کینسر (CANCER) تک کے لئے مفید ہے۔ پینے میں آسان۔

فوری اثر کے لئے قیمت فی اونس ۲۰ روپے ڈاک خرچ ۵ روپے

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔

ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

عید شاپنگ

فینسی ڈوپٹے، عمدہ لیڈیز سوٹ

بچوں کے معیاری ریڈی میڈ ملبوسات کی نئی دیدہ زیب ورائٹی حاضر ہے۔

شہزاد گارمینٹس گولبازار ربوہ